# نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آکے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

قیمت سالیانہ بلا محصول عہ　　　　قیمت سالیانہ مع محصول ۳ ؎

نمبر ۳۱ جلد ۷　　　　لودیانہ ۳۱ جولائی ۱۸۷۹ء　　　　قیمت فی پرچہ ۶ پائی


## غزل

من تصنیف مسٹر جیمس امریل متخلص گل مقام روڑکی

خواہش ہے زر نہ کسی زردار کی ہوس۔
ہے ہمکو بس مسیح کے دربار کی ہوس
لیتا نہیں جو یہہ تہہ چرخ کہن ہی دم۔
کیا جانے کیا کریگی دل زار کی ہوس
دیکھوں بتوں کو کونسی آنکھوں سے دوستو۔
عیسیٰ کے جب ہے مجکو لو دیدار کی ہوس
کافی ہے زخم دل پہ جدا ئیکا یار کے۔
بس اب نہیں ہے مرہم زنگار کی ہوس
آجائے خواب میں بھی مسیحا جو ایکبار۔
مٹ جائے پھر تو بس دل بیمار کی ہوس
تا نفس میں دانہ تسبیح مسیح ہو جب۔
زاہد کو ظاہرانہ ہو زنار کی ہوس
گر ذکر ناصحانہ بجز ذکر یار کے۔
مجکو نہیں ہے اور کسی اذکار کی ہوس
شیریں زبان سے حمد مسیحا کر عندلیب۔
ہر دم ہے بس یہہ ہی لب منقار کی ہوس
باغ ارم کی سیر کا ہے ہو اہے شوق۔
گل کو رہی یہاں سے نہ گلزار کی ہوس

## دیگر

کوئی رہا یہاں پہ نہ کوئی رہے ہمیش۔
ہے ڈھنگ اس زمانہ کا مثل سرائے ہمیش
آتا ہے کوئی اور کوئی جاتا ہے دوستو۔
جاری ہے روز و شب یہہ یہاں راستہ ہمیش
مشہور ہے دو رنگی زمانہ کی دیکھ لو۔
بدلے ہے اپنا رنگ یہہ مثل حنا ہمیش
دولت کے دل فراق میں مت ہو تو مبتلا۔
رہتی ہے پاس کسکے یہہ کب بیوفا ہمیش
حسن و کمال خوبی پہ اتنا نہ پھولئے۔
گلشن میں کب بہار ہے رہتی بھلا ہمیش
مانگے ہے جو خدا سے کچھ عیسیٰ کے نام پر
ہوتی ہے مستجاب وہ اسکی دعا ہمیش
رکھے آبرو و اُٹھانا امن کے ساتھہ۔
گل کی خدا سے تجھسے یہہ ہی التجا ہمیش

# نور افشاں

## انسان کی پیدائش کی علت غائی کیا ہے

خلقت خدا کیطرف دیکھنے اور اُسپر غور کرنے سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ خالق نے دنیا میں کوئی چیز خواہ کیسی ہی دنی کیوں نہو بیفائدہ اور بلا مطلب نہیں پیدا کی مکھی مچھر اور چیونٹی وغیرہ دیکھنے میں کیسی حقیر ہیں مگر جب

بہت سی انسانی صحت کی مضر چیزونکو نیست و نابود کرتی ہیں تو بڑے قدر کی ہیں چیل کوتے گدہ وغیرہ نفرت انگیز جانور ہیں مگر شہر اور دیہات کے نواح کی کل غلیظ اور مردار چیزونکو جنسے ہوا کے بگڑنے اور بیماری پیدا ہونیکا اندیشہ ہی صاف چٹ کر جاتی ہیں اسیطرح آندھی ظاہرا اُڑا دینی اور نقصانی چیز معلوم ہوتی ہی مگر غور سے دیکھو تو ردی ہوا اور گرمی وغیرہ کو وہی ہٹاتی ہی اور نیز بادلوں کو جمع کرکے اُنسے مینہہ برساتی غرض اُس حکیم کا کوئی فعل خالی از حکمت نہیں اور جب اُسنے ناقص سے ناقص اشیا کو بلا مطلب نہیں پیدا کیا تو کب ہوسکتا ہی کہ انسان اشرف المخلوقات کو بلا مد نظر کسی بھاری غرض کے اس دنیا میں سکونت کرنیکے لئے بھیجا ہو۔ بیشک ہماری پیدایش کی علت غائی ہی کچھ اور جو ہر اور مخلوقات سے بڑھکر ہی۔ اور جبکہ ہمارا علاقہ حیوانات کیطرح صرف اسی دنیا سے محدود نہیں تو ہمیں لازم ہی کہ ہم اُس علت غائی پر غور کریں کہ وہ کیا ہی اور اُسکو کسطرح پورا کرنا چاہئے +

ہم سب جانتے ہیں کہ خدا خود پرست نہیں اور اس قسم کا کمینہ خیال کبھی اُسمیں نہیں سماسکتا سو یہہ خیال کرنا کہ اُسنے محض اپنی بزرگی اور شان ظاہر کرنیکے لئے ہمکو پیدا کیا ہی سراسر خطا ہی اور اس خیال کرنیسے گویا ہم اُسکے حقمیں خود بدگمان ہوتے ہیں۔ اُسکی کلام ظاہر کرتی ہی کہ وہ محبت ہی اور اُسکی محبت کامل ہی پس اس سے ہمکو یہہ نتیجہ نکالنا چاہئے کہ خدا نے دنیا میں اپنی محبت کے وسیلے اپنا جلال ظاہر کرنیکے لئے ہمیں پیدا کیا ہی اور اُسکا جلال اور اُسکی محبت کے وسیلے ظاہر کرنا اور ہمارا اُسکی خوشی میں ہمیشہ تک شامل رہنا ہماری پیدایش کی علت غائی ہی اس سے یہہ نہ سمجھنا چاہئے کہ اور صفات مثلاً عدالت عصمت وغیرہ اُسمیں نہیں ہیں بیشک ہیں وبا، مری اور طرح طرح کے امراض اور قحط سالیوں سے اُسکی حکومت اور گناہونکی سزا دنیا وغیرہ کل دنیا والے پر منکشف ہی مگر جبکہ اُسکی اور صفتیں مخلوقات کی اور اشیا سے بخوبی ظاہر ہو رہی ہیں تو حضرت انسانکی پیدایش کو نہیں صفتونکے اظہار کیلئے مخصوص کرنا عقل یکایک پسند نہیں کرتی اور یہہ بھی صحیح ہی کہ اُسکی محبت کی نشانیاں اور مخلوقات میں بھی پائی جاتی ہیں مگر جسقدر انسانکے ذریعہ سے یہہ خاص صفت ظاہر ہوسکتی ہی اور ونکے ذریعہ سے اسقدر نہیں۔ اب دریافت طلب امر یہہ ٹھہرا کہ ہم خدا کی محبت کسطرح ظاہر کرسکتے ہیں۔ جواب دو طرح سے اول اپنے ہمجنسونکو ضرر پہونچانیکے خیالات و حرکات سے حتی المقدور اپنے آپکو باز رکھنے سے اور دویم جہانتک ہوسکے اُنکو جسمانی اور روحانی فواید پہونچانیسے سو اس کام کو بخوبی پورا کرنیکے لئے ضرور ہی کہ پہلے ہم خدا کی محبت کو پہچانیں کہ وہ کس درجہ تک ہمکو پیار کرتا ہی اور جب اس بات کیطرف خیال کرتے ہیں تو صاف معلوم ہوتا ہی کہ اُسنے ہماری پرورش کے لئے گوناگون نعمتیں پیدا کر چھوڑی ہیں اور ہر قسم کے آرام کا سامان جس سے ہم اس دنیا میں بڑے امن سے رہ سکتے ہیں اور اپنی اوقات عزیز بغیر تکلیف کے بسر کرتے ہیں لیکن یہی خیال کافی نہیں بیشک بارہا ہم اُسکی مہربانی حد سے بڑھی ہوئی ہی اور جبکہ اُسنے طرح طرح کی جسمانی اور روحانی خوبیوں سے سرفراز فرمایا ہوا ہی جس سے ہر وقت ہم اپنی حالت کو ترقی دیکھتے ہیں مگر جبکہ ہم فی نفسہ گنہگار اور اپنی طاقت سے کبھی اس لایق نہیں ٹھہر سکتے کہ پاک و صاف ہوکر اُسکے مقبول بنیں اور اُسکی محبت کو بے عیب طور سے دنیا میں ظاہر کرسکیں تو ہم یکلخت حیرت میں پڑجاتے ہیں اور اپنے آپسے پوچھتے ہیں کہ اس بارہ میں خدا کی محبت نے ہمارے لئے کیا بندوبست کیا ہی پس جبتک اس سوال کا کافی جواب ہمکو نہیں ملتا تب تک خدا کی کامل محبت کامل طور پر ہماری فہم میں نہیں آتی اور جب یہہ شک باقی رہا تو کب ممکن ہی کہ ہم اپنی پیدایش کی علت غائی حتی المقدور پوری کرسکیں پس اس امر کا فیصلہ نہایت ہی ضروری ہی سو ہزار ہزار شکر کہ یہہ فیصلہ اُسکی کلام نے خوب احسن طور پر کر چھوڑا ہی اور ہم اسیواسطے اُن لوگونکو جو خدا کی کلام سے ناواقف ہیں ادھر متوجہ کرتے ہیں کہ وہ صاف دلسے پڑھیں اور اسپر غور کریں اور تب اُنکو صاف معلوم ہوجائیگا کہ خدا نے دنیا کو یہانتک پیار کیا کہ اپنا اکلوتا بیٹا بخشدیا تاکہ جو کوئی اُسپر ایمان لاوے ہلاک نہ ہووے بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے +

یہانتک تو ہمنے خدا کی محبت کا ذکر کیا اور اب اُسکی محبت ظاہر کرنیکے باب میں جو ہماری علت غائی ہی دو چار باتیں کہکر اس مضمونکو ختم کرتے ہیں ہم اوپر لکھ چکے ہیں کہ اُسکے دو طریق ہیں سو طریق اول کی نسبت یہی مشہور مقولہ پیش کرنا کافی سمجھتے ہیں کہ تم دوسرونکے ساتھ ایسا سلوک کرو جیسا تم چاہتے ہو کہ دوسرے تمسے کریں اور طریق دویم کی بابت یہہ کہتے ہیں کہ دوسرونکو جسمانی فواید پہونچانا جیسا بھوکھ پیاس کے وقت کھلانا پلانا اور دکھ درد کے وقت ہمدردی کے رو سے ضروری امداد سے دریغ نہ کرنا وغیرہ خود خدا کی محبت ظاہر کرنیکے نشان ہیں بشرطیکہ خود غرضی کسی طرحکا اور مطلب جو خاص ہماری ذات سے متعلق ہو اُنمیں شامل نہ ہو +

یہہ صحیح ہی کہ محبت بلا غرض ہو ہی نہیں سکتی سو اسکے لئے اسی غرض کا ہونا کافی ہی کہ سچی ہمدردی اور امداد کرنیسے ہمکو ایک اعلی قسم کی خوشی حاصل ہوتی ہی اور جب ہم اسطور پر دوسرونکو جسمانی فواید پہونچائینگے تو ہم بیشک خدا کی محبت اور جلال ظاہر کرینگے لیکن اس سے اعلی اور بہتر دوسرونکی روح کو فایدہ پہونچانا ہی یعنے اُنکو غلط فہمی بے ایمانی سرکشی اور ہر قسم کی بری باتوں سے محفوظ رکھکے راستی اور ایمانداری کی راہ پر لانا کیونکہ جسمانی فواید صرف اس دنیا سے تعلق رکھتے ہیں اور روحانی فواید نہ صرف اس دنیا میں بلکہ آیندہ دنیا میں بھی ہر ایک شخص کو سرفراز کرتے ہیں اسیواسطے لازم ہی کہ ہر ایک انسان دوسرے انسانونکی جسمانی اور روحانی بہتری کیلئے خواہ وہ دوست ہو خواہ دشمن خواہ ہمقوم یا غیر قوم بدل و جان کوشش کرے اور اپنی پیدایش کی علت غائی پورا کرنیسے غافل نہ رہے +

---



## بقیہ محمدیوں کے اِس دعوے کی تحقیق کہ عیسائی اور یہودیوں کی کتابیں تحریف اور تبدیل ہوئی ہیں کہ نہیں

۸۔ اگر محمدی اپنے قرآن سے ایک آیت مثلاً جسمیں جہاد یا بدلہ یا طلاق یا کثرت نکاح کرنیکا ذکر ہو کاٹ ڈالیں تو کیا ہم عیسائی لوگ اُسکو ظاہر نہیں کرینگے پس جب عیسایوں نے اِس طرح اپنی کتابیں بدل ڈالیں تو اُس زمانے کے لوگوں نے جو عیسائی نہ تھے کیونکر اِس بے ایمانی کو ظاہر نہیں کیا اور کیونکر اپنی کتابوں میں اُنکی ملامت نہیں لکھی اور کیوں نہیں ظاہر کیا کہ فلاں فلاں مقاموں سے اُنہوں نے فلانی آیت نکالی یا فلانی آیت یا لفظ نیا داخل کر دیا لیکن عیسائی اور عیسایوں کے دشمنوں کی کتابوں سے یہہ برا کام ثابت نہیں ہوتا ہے ہر چند ہر صدی کی کتابیں لاتینی یونانی عربی وغیرہ زبانوں میں موجود ہیں۔ اگر عیسائی یا یہودی اپنی مُقدس کتابوں کو بگاڑتے تو بیشک وہ لوگ اپنی کتابوں میں لکھتے بلکہ برعکس اِسکے دشمن جو اعتراض عیسائی دین پر کرتے تھے اِسی انجیل سے جواب موجود ہے کرتے تھے اور انہیں باتوں پر اعتراض کرتے تھے جن پر اجتک محمدی اعتراض کرتے ہیں پس اِس سے بھی صاف ظاہر ہوتا ہے کہ بیشک یہی انجیل اُن دنوں میں موجود تھی جواب موجود ہے +

۹۔ محمدی عہد کے پیشتر سے اجتک عیسایوں کے بہت فرقے ہوئے ہیں جیسے محمدیوں کے ہیں اور اُنکی تعلیم میں بڑا فرق تھا اور بہت باتوں میں باہم مباحثہ بھی کرتے تھے لیکن ایک دوسرے پر یہہ عیب نہیں لگایا کہ تم نے کتاب کو تحریف کیا ہے جیسے شیعہ کہتے ہیں کہ سنیوں نے قرآن میں کچھ کیا ہے چنانچہ اُن فرقوں میں سے ایک فرقہ جو ہولوں کے عہد میں تھا کہتا تھا کہ ختنہ اور ریت کی آیتوں کو ماننا چاہیئے اور آج تک بہت فرقے ہیں جو آپس میں موافقت نہیں رکھتے اور اُن سبھوں کے پاس ایک ہی انجیل ہے کبھی ایک دوسرے پر یہہ تہمت نہیں لگاتے کہ تم نے انجیل کو تحریف کیا ہے اگرچہ اُن میں بہت حجتیں اور غیرتیں ہوئیں پر جسوقت ایک دوسرے کی تعلیم میں کچھ خلاف پاتے ہیں تو اُس کو ظاہر کرتے ہیں اگر ایک فرقہ انجیل کو تغیر و تبدل کرتا تو عیسائی خاصکر کے وہ جو حقیقت میں دیندار ہیں اِن کی بے ایمانی کو ظاہر کرتے اور یہہ بات بھی پوشیدہ نہ رہے کہ عیسایوں کے پاس بیشمار قدیمی کتابیں ہیں جنمیں اِن سب جھگڑوں اور حجتوں کا بیان ہے کسی نے اُن میں نہیں لکھا ہے کہ فلانے فرقے نے انجیل کو تحریف کیا ہے اگر محمدیوں کا ایک فرقہ قرآن کو بدلے تو دوسرے فرقے کس طرح چپ چاپ بیٹھ رہینگے پس عیسائی اِس میں کس طرح چپ چاپ رہے +

۱۰۔ ایک اور دلیل ہے اگر انجیل تحریف ہوئی اور سب عیسائی اِس کام پر متفق ہوئے اور ایک دوسرے کو مدد دیتے رہے اور آپس میں صلاح کرتے رہے لیکن جب اِن میں بالکل موافقت نہ تھی اور ابتک نہیں ہے تو کسطرح سب اِس بے ایمانی میں شامل ہوگئے اور اگر کسی سبب سے اِس بد کام میں شامل بھی ہوگئے ہوں تو بھی بلاشبہ ہر ایک چاہتا اور کوشش کرتا کہ انجیل ایسی طرح بدل جاوے کہ ہمارے فرقے کی تعلیم کو ثابت کرے پس فوراً جھگڑے اور فساد پیدا ہو جاتے غرض کہ ناممکن ہے کہ وہ سب ملکے اپنی کتابوں کو بدل ڈالیں اور ایسی بے ایمانی کا کام کریں جو کسی نے کبھی نہیں کیا +

۱۱۔ بہت ملکوں میں بڑے بڑے کتب خانہ عیسایوں کے جنمیں بڑے پرانے مُقدس کتابوں کے نسخے موجود ہیں انمیں کئی ایک محمد کے زمانے سے پیشتر ویلم یعنے ایک طور کے کاغذ پر جو کہ چمڑے سے بنا ہے لکھی ہیں اور اجتک موجود ہیں چنانچہ بیبل کا ایک نسخہ لنڈن شہر کے عجائب گھر میں رکھا ہے جو چارسو برس مسیح کے پیچھے لکھا گیا تھا اور دوسرا روم کے ویٹکن کتب خانہ میں موجود ہے جسکا نام ہے کوڈیکس واٹکینس جو قریب تین سو برس کے مسیح کے پیچھے لکھا گیا تھا اور کوڈیکس فریمی جو پارس کے بادشاہی کتب خانہ میں ہے چارسو یا ساڑھے چارسو برس مسیح کے پیچھے لکھا تھا اور ایک بیبل کا پرانا نسخہ موجود ہے اُسکا بیان یہہ ہے کہ سولہ برس ہوئے کہ ایک بڑا معلم ڈاکٹر ٹشنڈارف صاحب روس کے بادشاہ کا فرمان لیکر عربستان کے اُتر کی طرف سیر کرتا اور پرانی کتابوں کے نسخے ڈھونڈھتا ہوا کوہ سینا پر عیسائی فقیروں کے دایرہ میں مہمان ہوا وہاں اُسنے بیبل کا بڑا پرانا نسخہ جو تین سو برس مسیح کے پیچھے لکھا گیا تھا پایا اور جب روس کا بادشاہ اُس ملک کے عیسایوں کی بڑی حفاظت کرتا تھا اُنہوں نے وہ نسخہ ڈاکٹر صاحب کو دیا کہ بادشاہ کو نذر کرے ابتک وہ روس کی دارالسلطنت سینٹ پٹیرزبرگ میں موجود ہے اِن کے سوائے اور بیبل اور انجیل کے بہت نسخے ہیں جو محمد صاحب کے عہد سے بہت پیشتر لکھے گئے تھے اِس بات پر کوئی شک نہ کرے کیونکہ کتابوں کی عمر اِن کے کاغذ حرف دستخط اور سیاہی سے بخوبی پہچانی جاتی ہے +

باقی آئندہ

---

# منقولات

## تقیہ پطرس کا گرنا اور توبہ کرنا

اُسکی کیفیت یوں لکھی ہے کہ جب پطرس نے بڑی دلاوری کے ساتھ مسیح سے کہا کہ اگرچہ سب تیری بابت ٹھوکر کھاویں پر میں کبھی ٹھوکر نہ کھاؤنگا۔ اُسیوقت عیسیٰ نے اُس سے کہا کہ میں تجھ سے صحیح کہتا ہوں کہ اِسی رات مرغ کی بانگ دینے سے پہلے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ تین بار انکار کرنیکے بعد بلکہ تیسری بار کہہ ہی رہا تھا کہ جھٹ مرغ نے بانگ دی۔ اگرچہ ظاہر اً یہہ وسیلہ اُسکے ہوشیار کرنے کے لئے بہت ہی سہج اور آسان تھا لیکن چونکہ وہ خدا کی طرف سے مقرر ہوا تھا اِسلئے وہی کافی تھا کیونکہ ایسے وسیلہ جنسے خدا آدمیوں کو جتاتا اور بچاتا ہے اکثر سہل اور ہلکے ہوا کرتے ہیں تاکہ ظاہر ہوجاوے کہ قدرت کی بزرگی ہماری طرف سے نہیں بلکہ خدا کی طرف سے۔ غرض کہ جسوقت پطرس نے تیسری بار مسیح کا انکار کیا اُسوقت مسیح نے اُسپر نظر کی اور فوراً اُسکا دل پگھل گیا۔ اگرچہ اُسوقت مسیح اُس بڑے دالان کے دوسرے حصہ میں تھا تو بھی وہ پطرس کے دل سے واقف تھا اور اُسکو معلوم ہوگیا کہ پطرس نے میرا انکار کیا اور اُسنے پھر کے اُسپر نگاہ کی۔ تب پطرس کو خداوند کی بات یاد آئی۔ جو اُسنے پیشتر اُس سے کہی تھی کہ مرغ کی بانگ دینے سے آگے تو تین بار میرا انکار کریگا۔ اسیطرح اگرچہ خدا کا کلام ہمارے پاس موجود ہے لیکن جب تک یہہ کلام روح القدس کے وسیلہ سے ہمارے دلوں میں نہ ڈالا جاوے تب تک ہم اُسکو مان نہیں سکتے ہیں اور جب تک کہ خداوند اپنی بڑی رحمت سے ہمپر نگاہ نہ کرے تب تک ہم اُسکی باتیں یاد نہیں کرسکتے اور اپنے گناہوں سے توبہ کرسکتے ہیں۔ اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا پطرس نے اپنے توبہ کرنیکا کوئی ثبوت دیا۔ ہاں اِس بیان کے پڑھنے سے صاف صاف معلوم ہوتا ہے کہ اُسنے دل وجان سے توبہ کی۔ چنانچہ لکھا ہے کہ پطرس باہر جاکے زار زار رویا۔ اُسوقت اُسکو مسیح کی وہ بڑی محبت جو اُسپر ظاہر ہوئی تھی یاد آئی۔ اور اُسنے جانا کہ میںنے بڑا گناہ کیا جو اپنے سب سے بڑے دوست کا انکار کیا۔ میں بڑا ہی نالایق اور گنہگار ہوں۔ پس اُسنے سچائی کے ساتھ توبہ کی اور رو رو کے خداوند سے معافی مانگی۔ اِسیطرح ہر ایک گنہگار جو سچائی کے ساتھ توبہ کرتا ہے وہ بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ ہمکو نہ صرف توبہ کرنا اور خدا کے آگے اپنے گناہوں کا اقرار کرنا ہے کافی ہے بلکہ گناہ کے سبب سے افسوس بھی کرنا چاہئے سچی توبہ کی نشان یہہ ہے جو مذکور ہوئی۔ بغیر توبہ کے نجات نہیں ہے۔ کیونکہ یہہ نہیں ہوسکتا ہے کہ گنہگار اپنے گناہوں کے ساتھ آسمان پر چڑھ جائے۔ یہہ کبھی نہ ہوگا جو ہم مسیح کا انکار کرکے بغیر سچی توبہ کے نجات حاصل کرلیں۔ اگر ہم نے پطرس کی مانند مسیح کا انکار کیا ہے تو چاہئے کہ ہم اُسکی طرح افسوس کے ساتھ توبہ بھی کریں اور کہیں کہ اے باپ ہمنے آسمان کا اور تیرے حضور گناہ کیا ہے اور اب ہم اِس لایق نہیں ہیں کہ پھر تیرے بیٹے کہلائیں۔ پس جب کہ ہم ایسا کرینگے تو ضرور مسیح ہمکو قبول کریگا +

اب ہم اِس بیان سے کئی ایک نتیجے نکالتے ہیں +

اوّل نتیجہ یہہ ہے کہ ہم اپنی طاقت پر بھروسہ نہ رکھیں کیونکہ جسوقت ہم اپنی طاقت پر فخر کرینگے کہ ہم نے خداوند کے لئے بہت کچھ کیا اور بہت کچھ کرسکتے ہیں تو اُسوقت ہم نہایت کمزور ہوجاوینگے جیسا کہ پطرس نے فخر کرکے کہا تھا کہ اگرچہ سب ٹھوکر کھائیں پر میں نہ کھاؤنگا بلکہ اُسنے بار بار کہا تھا کہ اگر تیرے ساتھ مجھے مرنا بھی ضرور ہو تو بھی ہرگز تیرا انکار نکرونگا۔ اور اُن سبھوں نے بھی ایسا ہی کہا تھا لیکن پھر انجام کیا ہوا۔ یہہ کہ جب مسیح پکڑا گیا تو وے سب اُسے چھوڑ کر بھاگ گئے اور خصوصاً پطرس نے دشمنوں کے آگے اُسکا انکار کیا۔ پس ہمکو اپنی لیاقت پر فخر کرنا ہرگز نہ چاہئے کیونکہ اگر ہم ایسا کرینگے تو اغلب ہے کہ ہم شیطان کے پھندے میں پھنسکر اپنے مالک کا انکار کرینگے بلکہ چاہئے کہ ہم اپنی کمزوری پر بہت ہی خوشی سے فخر کریں تاکہ مسیح کا زور ہمپر سایہ ڈالے۔ اے پڑھنے والو غرور مت کرو بلکہ اُس سے ڈرو اور دور بھاگو +

دوسرا نتیجہ یہہ ہے کہ اگرچہ ہم مسیح کے سچے شاگرد ہیں تو بھی چاہئے کہ ہم جاگتے رہیں تاکہ اِمتحان میں نہ پڑیں۔ دیکھو جبکہ گتسمنی باغ میں مسیح کی جان موت تک غمگین تھی اُسوقت اُسنے اپنے شاگردونکو تین بار سوتے پایا اور اُسنے اُنہیں کہا کہ جاگتے رہو اور دعا مانگو۔ ایسا نہ ہو کہ تم اِمتحان میں پڑو۔ پس آج کے دن مسیح ہم سب کو کہتا ہے کہ غفلت کی نیند سے جاگو اور دعا مانگو کیونکہ مبارک ہے وہ اِنسان جو ہوشیاری سے اِس دنیاوی مسافرت کو طے کرتا ہے اور کبھی اپنی دینداری اور لیاقت پر نہیں بلکہ خداوند پر اپنا سارا بھروسا رکھتا ہے۔ وہ ہر ایک کام کے لئے اپنی کمر باندھتا اور مسیح میں قایم رہتا ہے +

تیسرا نتیجہ یہہ ہے کہ جسوقت ہم گناہ کریں تو چاہئے کہ اُسیوقت ہم اُسکا اقرار کرکے اُس سے توبہ بھی کریں کیونکہ اگر اُسکو اپنے دل ہی میں رہنے دینگے تو کیونکر ثابت ہوگا کہ ہم اُس کے سبب سے افسوس کرتے ہیں۔ بااینکہ ہم مسیح کو پیار کرتے ہیں۔ پس چاہئے کہ جسوقت ہم گناہ کریں تو

فوراً اُسیوقت اُسکے سبب افسوس کے ساتھ توبہ کرکے خداوند سے معافی مانگیں اور پطرس کی مانند اپنے گناہ کے سبب زار زار روویں تب خداوند ہمارے گناہوں کو معاف کرکے اپنے تئیں ہمپر ظاہر کریگا +

پس چاہئے کہ ہم سب آپس میں یہہ سوال کریں اور سوچیں کہ آیا ہم مسیح پر بھروسا رکھتے ہیں کہ نہیں اور خوب یاد رکھیں کہ وہی اکیلا بلانیوالا ہے۔ اگر ہم اُسکے وسیلہ سے خلاصی نہ چاہینگے تو کبھی نجات نہ پائینگے اور یہہ بات صحیح ہے کہ اگر ہم اُسکے ساتھ مریں تو ہم اُسکے ساتھ جئینگے بھی۔ اگر ہم اُسکے ساتھ دُکھ اُٹھاویں تو اُسکے ساتھ بود و باش بھی کرینگے اگر ہم اُسکا انکار کریں تو وہ بھی ہمارا انکار کریگا فقط

از مخزن المسیحی

# مراسلات

## بقیہ مسیحی مذہب ہی منجانب اللہ ہوسکتا ہے

شریعت کے مقرر ہونے سے پہلی پیشنگوئی بلعام کی ہے گنتی کے ۲۴۔ باب ۱۷ آیت میں یہہ پیشنگوئی اُسوقت کی گئی جب بنی اسرائیل کنعان میں داخل ہونے کو تھے اور اسکا خاص مطلب یہہ ہوگا کہ وہ جانیں کہ ہمارے کنعان میں داخل ہونے سے خدا کا وہ ارادہ پورا نہیں ہوگا اور ممکن نہیں ہے کہ اس پیشنگوئی کا وہی وقت سمجھا گیا ہو مگر تو بھی یہہ ایسی پیشنگوئی تھی کہ خواہ مخواہ انکو یاد رہی ہوگی اور اس سے یہہ بھی ظاہر ہوا ہوگا کہ ایک شریعت سے بڑھکر آنیوالا ہے۔ اور بلعام کا مفصل حال جو کلام اللہ میں مسطور ہے جسمیں خدا کی عجیب قدرت نظر آتی ہے اُسکے لکھے جانے کا یہہ ہی سبب ہوسکتا ہے کہ بنی اسرائیل کو اُسکی پیشنگوئی یاد رہے +

اگر ہم بالفرض قبول کریں کہ یہہ پیشنگوئی خداوند مسیح کے حق میں نہیں ہے (جیساکہ اکثر مفسروں نے سمجھا ہے) بلکہ داؤد کے حق میں ہے تو بھی اس سے یہہ صاف ظاہر ہے کہ بنی اسرائیل شریعت سے بڑھکر کسی اور انتظام کے منتظر تھے اور اگر وہ اُس پیشنگوئی کے وسیلہ داؤد کے زمانہ تک پہونچائے گئے تو وہاں انکو خداوند مسیح کی ایسی صاف پیشنگوئیاں ملیں جن کے وسیلہ سے وہ مسیح تک پہونچائے جاسکتے تھے +

اِسکے بعد جو پیشنگوئی ہے وہ حضرت موسیٰ کی پیشنگوئی ہے استثنا کے ۱۸ باب ۱۵ آیت سے ۱۸ تک کہ۔ خداوند تیرا خدا تیرے لئے تیرے ہی درمیان سے تیرے ہی بھائیوں میں سے میری مانند ایک نبی برپا کریگا تم اُسکی طرف کان دھریو ۱۶ اُس سبکی مانند جو تونے خداوند اپنے خدا سے حورب میں مجمع کے دن مانگا اور کہا کہ ایسا نہ ہو کہ میں خداوند اپنے خدا کی آواز پھر سنوں اور ایسی شدت کی آگ میں پھر دیکھوں تاکہ میں مر نہ جاؤں ۱۷۔ اور خداوند نے مجھے کہا کہ انہوں نے جو کچھ کہا سو اچھا کہا۔ ۱۸ میں اُن کے لئے اُنکے بھائیوں میں سے تجھ سا ایک نبی برپا کرونگا اور اپنا کلام اُسکے منہہ میں ڈالونگا اور جو کچھ میں اُسے فرماؤنگا وہ سب اُنسے کہیگا +

قابل لحاظ ہے کہ خاص پرانے عہد کے درمیانی کو نئے عہد کے درمیانی کی پیشنگوئی کرنی پڑی اور اپنے کام اور بزرگی کو بھی گھٹانا پڑا قرینہ سے اس پیشنگوئی کا مطلب بنی اسرائیل پر بخوبی روشن ہوا ہوگا یعنے یہہ کہ جسطرح خدا نے اپنی مرضی موسیٰ کی معرفت ہمپر ظاہر کی ہے اسیطرح جیسے وہ ایک دوسرے نبی کے وسیلہ سے بھی اپنی مرضی ظاہر کریگا اور پھر جسطرح اُسنے سب طرح کی خوفناک صورتوں میں موسیٰ کے وسیلہ ہمکو سکھلایا ہے دوسرے نبی کے وسیلہ وہ اسیطرح نہیں کریگا۔ بلکہ بے دھڑک ہم اُسکی باتیں سنینگے۔ اور چونکہ کہا گیا ہے کہ دوسرا نبی موسیٰ کے مانند ہوگا اس سے انکو معلوم ہوا ہوگا کہ جسطرح موسیٰ خدا سے ہمکلام ہوتا تھا دوسرا نبی بھی خدا سے ہمکلام ہوا کریگا۔ اور یہہ بھی کہ جسطرح موسیٰ کے وسیلہ نہ صرف خدا کی مرضی ظاہر ہوئی بلکہ ایک نیا مذہب بھی جاری ہوا اسیطرح جیسے دوسرے نبی کے وسیلہ سے بھی ایک نیا مذہب جاری ہوگا۔ باقی آئندہ

# اخبارات تار برقی

**کابل** ۱۵ جولائی۔ نذر حسین گورنر ہرات کو معہ اُسکے سالے سلطان محمد کے عالیجناب امیر صاحب نے بالاحصار میں قید کرلیا ہے۔ صفدر علی سابق گورنر قندھار کا ایک بیٹا بھی گرفتار کیا گیا ہے یہہ شخص نذر حسین سے جو پچھلے دنوں کی لڑائی میں گورنمنٹ کابل کے مخالف تھا ملگیا تھا۔ ایک موقعہ پر یہہ لوگ امیر سے جنگ کرنے پر آمادہ تھے۔ یہاں کے لوگوں کا خیال ہے کہ مرسہ اشخاص تذکرہ صدر کو قتل کیا جائیگا۔ امیر بخارا کا بیٹا کعبہ کا حج کرکے کابل میں واپس آیا ہے۔ سردار یعقوب خان نے ایک ہزار روپیہ اسکو عطا کیا ہے اور زمان قیام کابل پانچسو روپیہ کا ماہوار وظیفہ مقرر کردیا ہے۔ ۱۰ ماہ حال کو شیر علیخان قندھاری نے امیر صاحب کی دعوت کی اور علاوہ ظروف نقرہ و طلائی کے دس ہزار روپیہ نذر دیا +

ایلشن جر بلکہ جنہنے فساد برپا کئے تھے اور پچھلے دنوں کی لڑائی جھگڑوں میں امیر کا مال و اسباب لوٹ لیا تھا قید کیا گیا ہے اور اسکا مال و اسباب ضبط ہو گیا ہے اور لوگوں کا خیال ہے کہ وہ قتل کیا جائیگا +

امیر صاحب اپنی فوج کا ہر روز معائنہ کرتے ہیں +

جن سپاہیوں نے بوقت انتقال شیر علیخان نواب شاہ غازی حاکم بلخ کا دو لاکھ روپیہ کی مالیت کا اسباب لوٹ لیا تھا اُنسے ہتھیار چھین لئے گئے ہیں اور اُنکو ملازمت سے خارج کر دیا ہے اور اُنکے سرغنوں کو قید کر لیا گیا ہے +

سننے میں آیا ہے کہ مابین ہندوستان اور افغانستان کی آمد و رفت کرنے کے واسطے پیغامات تار برقی فی الحال خیبر کے راستے پر وادئے کورم کے راستہ کو ترجیح دیجائیگی +

عالیجناب امیر صاحب نے اپنے سالے یعنے یحییٰ خان کے بیٹے کو اضلاع لغمان کی گورنری کا کام تفویض فرمایا ہے +

شنواری اور سنگھو خیلوں کے سردار بتعمیل احکام امیر صاحب کابل میں حاضر ہوئے ہیں۔ اِن اضلاع کی قوموں کے سرداروں کو حکم ہوا ہے کہ جو کچھ مال و اسباب تم نے سرکار انگریزی کی چھاونی سے چرایا ہوا اسکو بجنسہ واپس کرو ورنہ قید کئے جاؤگے +

سننے میں آیا ہے کہ عالیجناب امیر صاحب سردار ولی محمد کے ساتھ اب اُس خلوص کے ساتھ سلوک نہیں کرتے جیسے کہ پہلے کرتے تھے اسکا سردار صاحب کو بہت خیال ہے +

شہر کابل میں ہیضہ بکثرت پھیلتا جاتا ہے +

**لنڈن** ۲۲ جولائی - کیپ ٹون کی ۴ جولائی کی خبر دہنیں لکھا ہے کہ سر گارنٹ ولسلی صاحب ڈرنفورڈ میں ۲ جولائی کو پہونچ گئے . . . زولوؤں نے اپنے تئیں مع . . . مویشی کے برضی خود انگریزوں کے سپرد کر دیا - لارڈ چلمسفرڈ صاحب ۳۰ جون کو یولنڈی سے ۱۰ میل کے فاصلہ پر تھے - سیٹیوایو کے پاس سے جو اور قاصد آئے تھے اُنکو صاحب موصوف نے مطلع کر دیا ہے کہ اگر ۳ جولائی تک مویشی اور بندوقیں واپس دیدینگے تو لڑائی ملتوی کر دیجائیگی ورنہ فی الفور ہم آگے بڑھینگے +

**لنڈن** - ۲۲ - جولائی - ایک باوقعت لوگوں کی کمیٹی جس میں لارڈ ہنسر صاحب و لارڈ کران بروک صاحب و ڈیوک آف ارگائل صاحب و سر سٹافورڈ نارتھکوٹ صاحب شامل ہیں اس مطلب سے مقرر ہوئی ہے کہ لنڈن میں لارڈ لارنس صاحب کی یادگار کی بنا کرنے میں مدد کرے۔ ہندوستان سے چندہ طلب کیا گیا ہے +

بخنی لوو گورا میں بہت بڑی آتشزدگی ہوئی ہے جس سے بہت نقصان ہوا ہے +

**نیویارک** - ۲۱ جولائی - زرد بخار کی زیادتی کی وجہ سے سب تمام باشندے بھاگ گئے ہیں +

**قندھار** - ۲۲ - جولائی - آج صبح کو کران سے چار کمپنیاں بلوچوں کی یہاں آئیں کمپنی ہائے مذکور معہ ذخایر اسلحہ و سامان حرب کے قطع کو جاتی ہیں - کپتان مائی صاحب پچاس سوار اُنکو لیکر باہر گئے ہیں تاکہ نئے گورنر شیر علیخان کے ہمرکاب آئیں - جسوقت میجر بروتھیرو صاحب نے کنجیاں حوالہ کیں ۱۷ ضرب توپ کی سلامی سر ہوئی سہ پہر کو میجر سینٹ جان صاحب و میجر بروتھیرو صاحب مراسم ملاقات ادا کرینگے اور شام کو گورنر صاحب بازدید کی ملاقات فرمائینگے +

قطع اور قندھار کی سڑک ہیضہ سے پاک ہے +

غلام حسین خان صاحب نے بھی گورنر سے ملاقات فرمائی +

گزشتہ ۲۴ گھنٹوں میں زیادہ سے زیادہ ۹۶ درجہ اور کم سے کم ۸۲ درجہ حرارت رہی +

**پشاور** ۲۳ جولائی - ۱۹ تاریخ کو جراٹ میں جب سپاہی لوگ خچروں پر گھوڑ دوڑ کر رہے تھے ایک سخت حادثہ وقوع میں آیا یعنے ایک خچر سڑک سے کود گیا جس سے خچر مذکور معہ سوار ایک نئے کھدے ہوئے کنوئیں میں جا پڑا اور خچر اور سوار دونوں ہلاک ہوئے +

یہاں سپاہیوں میں پھر ہیضہ نمودار ہوا ہے +

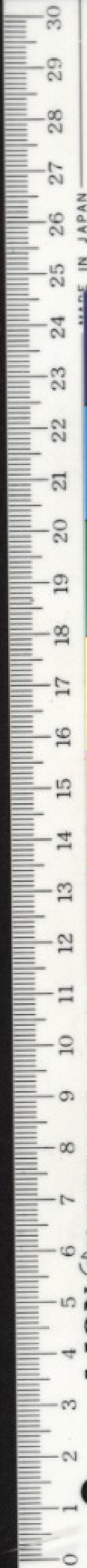
**قندھار** ۲۳ - جولائی - جسوقت گورنر قندھار شہر میں داخل ہوئے تو کنواری لڑکیوں کی ایک جماعت سامنے آئی اور گورنر موصوف پر گلاب پاشی کی +

ہمارے کرنے سے ڈاک اور تار برقی سے جو فوائد بیوپاریوں اور دیگر لوگوں کو حاصل ہوئے اُن کے وہ لوگ معترف ہیں اور ہمارے چلے جانے پر اُن کے بند ہو جانیکا اُنکو بہت خیال ہو رہا ہے - گزشتہ ۴۸ گھنٹوں میں کوئی اور مریض ہیضہ کا فیلڈ ہسپتال میں نہیں آیا +

رجمنٹ نمبر ۶ کا جو گلود نامی سپاہی چند روز سے گم ہے اسکا کچھ سراغ نہیں لگا - سر جن والش صاحب متعلق فوج ہند نے آج قلعہ شہر میں ہیضہ کر کے انتقال کیا +

**لنڈن** ۲۳ جولائی - کیپ ٹون کے ایک سرکاری مراسلہ مورخہ ۶ جولائی میں لکھا ہے کہ زولوؤں نے بمقام یولنڈی سخت شکست کھائی اور بہت نقصان اُٹھایا - اور مقام مذکور پر قبضہ کر کے اسکو تباہ کر دیا گیا +

**لنڈن** ۲۳ جولائی - لارڈ چیمسفورڈ صاحب کے پاس سے جو مراسلہ موصول ہوا ہے اُسمیں لکھا ہے کہ چونکہ سیٹیوایو نے اُن وعادی کو منظور نہ کیا جو اُسپر کئے گئے تھے اور زولوؤں نے سپاہیان انگریزی پر فیر کئے لہذا لارڈ چلمسفورڈ نے ۴ جولائی کو ایک گرداوریکا



حکم دیا جسنے زولوؤں کو اپنے آپکو ظاہر کرنے پر مجبور کر دیا۔ لارڈ چلمسفورڈ نے کرنل ہوڈی گیٹ صاحب و کرنل وڈ صاحب اور ۴۲۶۰ سپاہیان گورہ اور ۱۱۰۳ سپاہیان دیسی اور ۱۰ ضرب توپ کو اپنے ساتھ لیکر ۴ جولائی کی صبح کو دریائے امول ولوسی سے عبور کیا اور خالی مربع کی صورت میں آگے بڑھے۔ اسپر سپاہ زولو جنکی تعداد ۲۰۰۰۰ تھی آگے بڑھی اور دو گھنٹے تک ہر طرف سے انگریزوں پر حملہ کیا۔ بعد ازاں انمیں سے بلچل پڑ گئی اور رجمنٹ نمبر ۱۷ لانسرز کے حملہ آور ہونے پر تمام لشکر زولو کے پانو اکھڑ گئے اور بھاگنا شروع کیا۔ خبر ہے کہ اس موقعہ پر سٹیوایو بذات خود اپنی سپاہ کی کمان پر تھا۔ زولوؤں کے تخمیناً ۱۰۰۰ سپاہی قتل ہوئے اور انگریزوں کے صرف دس قتل ہوئے اور ۳۵ مجروح۔ یولنڈی اور دیگر تمام فوجی کرال واقع وادی امور ولوسی کو پھونک دیا گیا ہے۔ سپاہ انگریزی ۴ جولائی کی شام کو اپنے کیمپ میں واپس چلی آئی +

**لنڈن** ۲۲ جولائی۔ مسٹر گارنٹ ولسلی صاحب نے اپنے ایک مراسلہ مورخہ ۷ جولائی میں لکھا ہے کہ ہم باور کرتے ہیں کہ لڑائی ختم ہو گئی اور اب ہم سپاہ کو واپس بھیجنے کے احکام کے منتظر ہیں۔ امید ہے کہ ۱۶ جولائی کو سٹیوایو سے گفتگوئے صلح کیواسطے ملاقات ہوگی بہت سی سپاہ زولو اطاعت قبول کرتی جاتی ہے +

سر سی ڈلک صاحب کی تحریک عدم تعمیل عہد نامہ برلن کے متعلق دیوان عام میں بڑا طویل اور پر جوش مباحثہ ہوا۔ مسٹر بورک صاحب نے اسبات کو تو تسلیم کیا کہ باب عالی کیطرف سے اصلاحات مطلوبہ کی تعمیل نہیں ہوئی مگر گورنمنٹ انگریزی کی ذمہ داری سے انکار کیا۔ بہر حال گورنمنٹ کا مصمم ارادہ ہے کہ خواہ قیاس سے خواہ اور طرح اصلاحات مجوزہ عہد نامہ برلن کی تعمیل کرائے صاحب موصوف نے گورنمنٹ کی کارروائی نسبت یونان کی تائید کی اور کہا کہ یونان کے ساتھ گورنمنٹ کا ہمیشہ دوستانہ تعلق رہا ہے۔

مسٹر گلیڈسٹون صاحب نے اس امر پر زور دیا کہ اسبات کی ضرورت ہے کہ تجاویز دول یورپ کی وقعت قائم رکھی جائے انجام کار دیوان عام نے اسبات پر اتفاق کیا کہ مباحثہ مذکورہ کو ملتوی کیا جائے +

**شملہ** ۲۴ جولائی۔ میجر کیوگناری صاحب ۲۰ جولائی کو خوشی میں پہونچے۔ انکی بڑی مہمان داری ہو رہی ہے۔ جس خلوص دلی سے عہدہ داران امیر صاحب نے شترگردن پر سفارت کا استقبال کیا تھا اُسکا تمام علاقہ کورم میں عمدہ اثر پیدا ہوا ہے۔ یہانکے لوگ انعقاد صلح پر اپنا اطمینان ظاہر کرتے ہیں +

چند روز ہوئے کہ زمان خان گورنر جدید علاقہ خوست کورم سے گذرا ہے +

**شملہ** ۲۳ جولائی۔ قندھار سے ۲۲ جولائی کو خبر آئی ہے کہ چھاونی اور ضلع میں بالکل امن ہے۔ شیر علیخان گورنر جدید ۲۳ ماہ حال کو آنیوالا ہے۔ اسوقت وہ حصہ ملک جو براہ راست زیر انتظام سرکار انگریزی نہیں ہے اسکے تفویض کیا جائیگا۔ پچھلے تین روز سے گرمی زیادہ ہو گئی ہے اور اسیواسطے شہر اور چھاونی میں ہیضہ کی وارداتوں میں زیادتی ہو گئی ہے۔ لفٹنٹ نل صاحب متعلق رسالہ پنجاب نمبر ۱ نے ۱۸ جولائی کو انتقال کیا +

اسپی توپخانہ اور رجمنٹ گورکھان کے سپاہیوں نے ہیضہ سے بہت نقصان اٹھایا ہے۔ یہہ لوگ باہر چلے گئے ہیں اور رجمنٹ بنگال لانسرز نمبر ۱۹۔ اور ایک کمپنی رجمنٹ نمبر ۵۹ کی بھی باہر گئی ہوئی ہے۔ ہر رات سے مسافر برابر آتے جاتے ہیں جہاں بالکل امن ہے۔ چھ رجمنٹیں پیادوں کی کابل کو روانہ ہوئی ہیں +

**شملہ** ۲۳ جولائی۔ بختیار خان میر منشی سفارت میجر کیوگناری صاحب نے کابل میں ہیضہ کر کے انتقال کیا +

**شملہ** ۲۵ جولائی۔ غالباً نواب غلام حسین خان صاحب سی ایس آئی متعین قندھار بجائے بختیار خان مرحوم کے سفارت کابل کے میر منشی ہونگے +

**بمبئی** ۲۵ جولائی۔ ٹائمس آف انڈیا میں لنڈن کا ایک خاص پیغام تار برقی اس مضمون کا مشتہر ہوا ہے کہ زولولنڈ لارڈ چلمسفورڈ صاحب کی فتحیابی کے سبب فوجی لوگوں میں بڑی خوشیاں ہو رہی ہیں جو توپیں بمقام اساندلہ سپاہ انگریزی کے پاس سے نکل گئی تھیں وہ بھی ہاتھ آگئیں +

اشخاص مندرجہ ذیل اس لڑائی میں کام آئے۔ کپتان ایڈکیل صاحب متعلق رجمنٹ لانسرز نمبر ۱۷ قتل ہوئے۔ میجر ونسلو صاحب و میجر رونڈ صاحب و لفٹنٹ جنکینسن صاحب و لفٹنٹ فیپس صاحب و لفٹنٹ لینرڈ صاحب کے شدید زخم آئے۔ آنریبل لفٹنٹ کاٹن صاحب و جیمس پارووڈ صاحب متعلق فوج بحری کو خفیف زخم آئے سرگارنٹ ولزلی صاحب نے تار دیا ہے کہ اور سپاہ یا ذخیرہ کی ضرورت نہیں ہے +

**کابل** براہ علی خیل ۲۶ جولائی۔ سفیر انگریزی میجر سر لوئیس کیوگناری صاحب۔ کے۔ سی۔ بی۔ سی ایس۔ آئی۔ آج فجر کو شہر کابل میں معہ سفارت کے داخل ہو گئے۔ صاحب موصوف کا استقبال امیر کابل کی طرف سے نہایت تزک و احتشام کے ساتھ عمل میں آیا۔ شہر کابل سے چار میل کے فاصلہ پر سردار عبداللہ خان و شاہ محمد خان وزیر امورات خارجیہ استقبال کے لئے

آئے تھے۔ شہر کے دروازوں کے باہر تمام فوج حاضر باش کابل سلامی کے لئے موجود تھی۔ جسوقت سفیر صاحب شہر میں داخل ہوئے تو ۲۱ ضرب توپ کی سلامی ادا ہوئی۔ آج سرداران و امیر محمد یعقوب خان سے ملاقات ہوئی۔ سفارت کے قیام کی جگہہ بالاحصار مقرر ہوئی ہی۔ ہیضہ کم ہوتا جاتا ہی +

صاحب سول و ملٹری گزٹ لکھتے ہیں کہ یقین ہی کہ سفارت ۲۴ یا ۲۵ کو کابل میں پہونچی +

**لنڈن** ۲۵ جولائی۔ مسٹر سٹن ہوپ نے ایک سوال کے جواب میں بیان کیا کہ مہاراجہ دلیپ سنگھہ نے گورنمنٹ سے عرض کی تھی کہ میرے وظیفہ میں ترقی ہونی چاہئے جسپر ہوم گورنمنٹ سوچ رہی ہی اور گورنمنٹ ہند سے بھی اِس امر میں دریافت کیا ہی کہ کیا کرنا چاہئے +

لارڈ ہارٹنگٹن نے یہہ منظور کیا ہی کہ فرقہ لبرل کیطرف سے ضلع لنیکس شہر کے لئے میں پارلیمنٹ کا ممبر مقرر ہونگا۔ اور صاحب موصوف نے ایک سپیچ کی جسکا مطلب یہہ ہی کہ مجکو یقین ہی کہ کچھہ عرصہ بعد بجائے پارلیمنٹ حال کے اور پارلیمنٹ مقرر ہوگی +

**لنڈن** ۲۶۔ جولائی۔ لارڈ کران بروک نے مقام اکوبرس ہل میں ایک سپیچ کی جسمیں صاحب موصوف نے مسٹر برایٹ کی سپیچ کا جواب دیا ہی۔ اور یہہ بھی بیان کیا ہی کہ رفتہ رفتہ ہندوستان میں گورنمنٹ کے وسیلہ سے بھلا ہوتا جاتا ہی +

ہوس آف کامنس میں اُس مسودہ قانون پر جسمیں دو کروڑ روپیہ قرضہ لینے کا ذکر ہی دوبارہ غور ہوئی۔ مسٹر فاسٹ نے اُس مسودہ پر یہہ رائے دی کہ یہہ انصاف کی بات نہیں ہی کہ جنگ افغانستان کا خرچہ گورنمنٹ ہند سے سات حصہ اور ہوم گورنمنٹ سے ایک حصہ لیا جاوے مگر یہہ رائے نامنظور ہوئی۔ کیونکہ اِس رائے کے معاون ۱۲۵ ممبر تھے اور مخالف ۱۳۷ +

یورپ کے سلاطین کیطرف سے ایک کمیٹی مصر کے آمد و خرچ کے لئے مقرر ہوگی۔ اُس کمیٹی کے اکثر ممبران انگلنڈ و فرانس کیطرف سے مقرر ہونگے۔ اور اُس کمیٹی کا یہہ کام ہوگا کہ وہ اِن امور کو دریافت کرے کہ گورنمنٹ مصر کسقدر اپنے قرض کو ادا کر سکتی ہی اور کیا کیا تبدیلی کرنی چاہئے +

**شملہ** ۲۸ جولائی۔ میجر کیوگناری صاحب نے بذریعہ تار برقی براہ علی خیل کابل سے ۲۶ جولائی کو ایک خبر روانہ کی جسمیں لکھا ہی کہ ہمنے امیر کابل کے ساتھہ ملاقات کی۔ اور ہمکو معلوم ہوگیا ہی کہ جو تجویز پہلے ہمارے اور امیر کابل کے درمیان ہو چکی ہی اُسپر عمدہ طور سے عملدرآمد ہوگا +

**قسطنطنیہ** ۲۴ جولائی۔ بابعالی کا اچھا حال نہیں ہی۔ وزیر اعظم یہہ چاہتا ہی کہ ایک قانون ایسا مرتب ہونا چاہئے کہ جسمیں رعایا سلطنت روم کے حقوق پر لحاظ رہے اور رعیت پر کسیطرح کا ظلم نہ ہونے پاوے +

خیرالدین پاشا وزیر اعظم نے استعفا دیدیا ہی کیونکہ سلطان نے اُنکی اِس درخواست کو کہ کونسل میں نئے ممبران کو مقرر کیا جاوے نامنظور کیا ہی۔ اور بجائے خیرالدین پاشا کے عارف پاشا وزیر اعظم مقرر ہوئے ہیں +

**قندھار** ۲۹ جولائی۔ ہیضہ کا زور اب کم ہوتا جاتا ہی کل تمام کو صرف ایک آدمی اِس مرض میں مبتلا ہوا تھا اُسکے بعد پھر کوئی واردات وقوع میں نہیں آئی۔ یہاں پر ہر طرح سے امن و امان ہی +

## لودیانہ

گرمی کی نہایت ہی شدت ہو رہی ہی۔ یہاں پر برسات کا نام و نشان ہی نہیں ہی پچھلی بارش سے جو کچھہ گھاس و زراعت نمودار ہوئی تھی وہ بھی آفتاب کی تمازت سے خشک ہوگئی ہی ساکنان لودیانہ اِس خشک سالی سے سخت حیران ہیں +

شرف الدین ڈاکو اور اُسکے گروہ کا مقدمہ عدالت میں رجوع ہی مفصل کیفیت آئندہ ہفتہ میں بشرط گنجائش درج اخبار کیجاویگی +

## برف ❖ برف ❖ برف



امریکن مشن پریس لودیانہ میں پادری کیلسو صاحب کے اہتمام سے چھپا